

خاندانِ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ سے بنو ہاشم کی رشتہ داریاں

سیدنا ابوبکر، سیدنا عمر اور سیدنا عثمان رضی اللہ عنہم کے ساتھ خاندانِ بنو ہاشم کی چند رشتہ داریوں کا تذکرہ گزشتہ شماروں میں اختصار کے ساتھ کیا گیا ہے۔ یہ تینوں حضرات اپنی اس ترتیب کے ساتھ اُمت میں افضل مانے اور جانے جاتے ہیں۔ لیکن سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں شیعہ حضرات کے خیالات و جذبات بعض خاص وجوہ کی بنا پر اچھے نہیں۔ چنانچہ اپنی کتابوں میں جہاں کہیں بھی سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ یا اُن کے خاندان کا تذکرہ کیا گیا ہے تو ایسے نازیبا الفاظ اُن کے بارے میں لکھے گئے ہیں جن کو نقل کرتے ہوئے قلم کا سید شوق اور عرشِ الہی کا نپ جاتا ہے۔ لیکن تاریخ کے اوراق کی اگر ورق گردانی کی جائے تو صاف پتہ چلتا ہے کہ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ اور کے خاندان کے ساتھ بھی خاندانِ بنو ہاشم کی بڑی قریبی رشتہ داریاں تھیں۔ اور خاندانِ بنو ہاشم نے ان کو کبھی اپنا دشمن نہیں سمجھا تھا۔ وگرنہ وہ ان سے کبھی بھی یہ رشتہ داریاں نہ کرتے۔ پھر ان میں سے اکثر رشتہ داریاں سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد ہوئیں۔ جس سے یہ پتہ چلتا ہے کہ تاریخ میں بنو امیہ کی خلافت کے اختتام تک کبھی ایسا موقع نہیں آیا، جب ان دو خاندانوں میں کبھی عداوت اور دشمنی ہوئی ہو۔ بلکہ یہ دونوں خاندان آپس میں بھائیوں کی طرح رہتے تھے۔ اب ان کی آپس میں رشتہ داری کی تفصیل ملاحظہ فرمائیں۔

رشتہ اول:

اُمّ المؤمنین سیدہ اُمّ حبیبہ سلام اللہ علیہا، سیدنا معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما کی ہمیشہ تھیں۔ اس رشتہ کے لحاظ سے سیدنا ابوسفیان رضی اللہ عنہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سسر اور سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حقیقی برادرِ نسبتی ہیں۔ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے رشتہ کو سنی اور شیعہ دونوں مؤرخین نے اپنی ہر کتاب میں بیان کیا ہے۔ سیدہ اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا کا اصل نام ”رملہ“ تھا۔ اور اُن کی والدہ کا نام صفیہ بنت ابی العاص بن امیہ بن عبد شمس تھا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے نکاح سے قبل آپ کا نکاح عبید اللہ بن جحش سے ہوا تھا اور اس سے ایک لڑکی حبیبہ نامی پیدا ہوئی۔ جس پر ان کی کنیت اُمّ حبیبہ تھی۔ (کتاب المجتہد، ص: ۸۸)

مشہور شیعہ مؤرخ اور نساب ابنِ شہر آشوب نے لکھا ہے:

وأم حبیبہ بنت ابی سفیان و اسمها رملہ و اُمّ حبیبہ بنت ابی سفیان کا نام رملہ تھا۔ وہ ۶ھ تک عبد اللہ کانت عند عبد اللہ بن جحش فی سنۃ ست و بن جحش کے حوالہ عقد میں رہیں اور سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے دور تک زندہ رہیں۔ (المناقب ابنِ شہر آشوب،

جلد: ۱، ص: ۱۲۰، تم ایران)

ماہنامہ ”نقیب ختم نبوت“ ملتان

دین و دانش

علامہ محمد ہاشم خراسانی نے اپنی مشہور تارتخ میں ان کا تذکرہ ان الفاظ میں کیا ہے:

السابعة رملۃ المکنات بآم حبیبة بنت ابی سفیان وخواہر معاویہ است۔ وبعضے اسم اور اہند گفتہ اند۔ واول زوجہ عبد اللہ بن رباب بود، ودر سال ہفتم از ہجرت آن حضرت اُورا تزویج فرمود۔ ودر سال چہل و چہارم ہجری در مدینہ از دنیا رحلت فرمود۔ ترجمہ: (آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی) ساتویں (زوجہ محترمہ سیدہ) رملہ تھیں۔ جن کی کنیت اُم حبیبة بنت ابی سفیان تھی۔ یہ (سیدنا) معاویہ کی ہمیشہ تھیں۔ بعض کہتے ہیں کہ ان کا نام ”ہند“ تھا۔ پہلے یہ عبد اللہ بن رباب (جش) کی اہلیہ تھیں۔ لیکن ۷ھ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے شادی فرمائی۔ اور ۴۴ھ میں ان کا انتقال ہوا۔

(منتخب التواتر خ، ص: ۲۲، طبع ایران)

اہل سنت والجماعت کی سب کتابوں میں سیدہ اُم حبیبة رضی اللہ عنہا کا زوجہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور بنت ابی سفیان رضی اللہ عنہ کی نسبت سے تذکرہ موجود ہے۔ ابن سعد نے رملہ نام سے ذکر کیا ہے۔ اور اُم حبیبة کنیت کی وجہ یہ بیان کی ہے کہ عبد اللہ جش سے نکاح کے نتیجے میں ان کے ایک بچی حبیبة نامی پیدا ہوئی۔ جو داؤد بن عروہ بن مسعود ثقفی کے حوالہ عقد میں آئیں۔ (فکنیت بہا) اسی حبیبة نامی بچی کے نام پر انہوں نے اپنی کنیت اُم حبیبة رکھی۔

(طبقات ابن سعد، جلد: ۸، ص: ۹۶، بیروت) مزید تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو نسب قریش، ص: ۱۲۳)

رشتہ دوم:

سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کا خاندان بنو ہاشم سے دوسرا رشتہ یہ تھا کہ آپ، جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم زلف تھے۔ یعنی اُم المؤمنین سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا زوجہ محترمہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک بہن قریبہ الصغریٰ سیدنا معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما کے نکاح میں تھیں، لیکن ان سے ان کی کوئی اولاد نہ ہوئی۔ چنانچہ لکھا ہے:

دسالفہ من قبل اُم سلمة رحمہا اللہ معاویہ بن سیدنا معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما بن حرب بن اُمیہ ابی سفیان بن حرب بن اُمیہ بن المغیرہ اخت کے حوالہ عقد میں سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے باپ کی ام سلمہ لابیہا لم تلد لہ۔

اولاد نہیں ہوئی۔ (کتاب المحبر، ص: ۱۰۲، لاہور)

رشتہ سوم:

سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کا خاندان بنو ہاشم سے ایک اور رشتہ یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا زاد بھائیوں کی اولاد میں سے حارث بن نوفل بن حارث بن عبد المطلب بن ہاشم کے حوالہ عقد میں سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کی ہمیشہ ہند بنت ابی سفیان رضی اللہ عنہ بن حرب تھیں۔ اس نکاح سے اولاد بھی ہوئی، جن میں سے ایک لڑکے کا نام محمد تھا۔

چنانچہ لکھا ہے:

ماہنامہ ”نقیب ختم نبوت“ ملتان

دین و دانش

ہند بنت ابی سفیان بن حرب بن امیۃ الامویۃ ہند بنت ابی سفیانؓ، سیدنا معاویہؓ کی ہم شیر، حارث بن اخت معاویۃ کا نت زوج الحارث بن نوفل بن نوفل بن حارث بن عبدالمطلب کے نکاح میں تھیں۔ اور حارث بن عبدالمطلب بن ہاشم فولد له ابنہ ان سے ایک لڑکا محمد پیدا ہوا۔

(الاصابہ، جلد: ۳، ص: ۵۸، تحت عبد اللہ بن حارث، محمد ا۔)

تہذیب التہذیب، جلد: ۵، ص: ۱۸۱ حیدرآباد۔ طبقات

ابن سعد، جلد: ۵، ص: ۲۴، بیروت)

ابن ابی الحدید نے بھی بیچ البلاغۃ کی شرح میں اس رشتہ کا ذکر کیا ہے۔ لکھا ہے:

وارسل عبد اللہ بن الحارث بن نوفل بن اور سیدنا حسن نے عبد اللہ بن حارث بن نوفل بن حارث بن عبدالمطلب و امہ ہند بنت ابی بن عبدالمطلب جن کی والدہ کا نام ہند بنت ابی سفیان بن حارث بن حرب الی معاویۃ۔

معلوم ہوتا ہے کہ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے یہ بھانجے سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہما کے خاص معتمد علیہ تھے۔ اسی وجہ سے سیدنا حسن رضی اللہ عنہ نے شرائط صلح طے کرنے کے لیے ان کو سیدنا معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما کے پاس بھیجا۔

رشتہ چہارم:

اس سلسلہ میں ایک اور خاص رشتہ خاندان معاویہ رضی اللہ عنہ کا خاندان بنی ہاشم سے یہ تھا کہ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کی حقیقی بھانجی سیدہ لیلیٰ سیدنا حسین بن علی رضی اللہ عنہما کی زوجہ محترمہ تھیں اور سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کے بڑے صاحبزادے علی اکبر کی والدہ ماجدہ تھیں۔ تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کی ایک ہم شیر سیدہ میمونہ بنت ابی سفیان تھیں۔ ان میمونہ بنت ابی سفیانؓ کی شادی عروہ بن مسعود ثقفی کے صاحبزادے مرثہ سے ہوئی۔ اس شادی کے نتیجے میں ایک لڑکی پیدا ہوئی جس کا نام لیلیٰ تھا۔ اس لیلیٰ کا نکاح سیدنا حسینؓ بن علیؓ سے ہوا۔ اور سیدہ لیلیٰ بنت مرثہ سے سیدنا حسینؓ کا ایک بیٹا علی اکبر پیدا ہوا، وہ میدان کربلا میں شہید ہو گیا۔ اس لحاظ سے سیدنا معاویہؓ کی سگی بھانجی اور یزید بن معاویہؓ کی سگی پھوپھی زاد بہن شہید کربلا سیدنا علی اکبرؓ کی والدہ ماجدہ تھیں۔ اس رشتہ کو بھی اہل سنت اور شیعہ مؤرخین دونوں نے تسلیم کیا ہے۔

چنانچہ شیعہ مؤرخ شیخ عباس قمی نے لکھا ہے:

و دیگر از زوجات آنحضرت لیلیٰ بنت ابی مرثہ بن عروہ بن مسعود ثقفیہ است کہ مادرش میمونہ بنت ابی سفیان بود۔

و والدہ ماجدہ جناب علی اکبر است۔

ترجمہ: سیدنا حسینؓ کی دیگر زوجات میں ایک لیلیٰ بنت ابی مرثہ بن عروہ بن مسعود ثقفیہ تھیں۔ ان کی والدہ ماجدہ میمونہ

ماہنامہ ”نقیب ختم نبوت“ ملتان

دین و دانش

بنت ابی سفیان تھیں۔ اور وہ لیلیٰ سیدنا علی اکبر بن حسین کی والدہ محترمہ تھیں۔

(منتہی الآمال، عباس قتی، جلد: ص: ۵۴۱، تہران)

علامہ ابی الفرج اصفہانی الشیعی نے بھی اس رشتہ کو تسلیم کرتے ہوئے لکھا ہے:

و علی بن الحسین وهو علی الاکبر و لا عقب له و یکنی اب الحسن و امہ لیلی بنت مرّة

بن عروہ بن مسعود الثقفی و امہا میمونۃ بنت ابی سفیان بن حرب۔

ترجمہ: اور علی بن حسین جو علی اکبر کے نام سے مشہور تھے، ان کی کوئی اولاد نہ تھی اور کنیت ابوالحسن تھی۔ ان کی والدہ ماجدہ لیلیٰ بنت مرّة بن عروہ بن مسعود ثقفی تھی۔ اور لیلیٰ کی والدہ (علی اکبر کی نانی) میمونہ بنت ابی سفیان بن حرب تھیں۔

(مقاتل الطالبین، جلد: ۱، ص: ۵۴، بیروت)

یہاں یہ بات بھی ذہن میں رہے کہ اسی عروہ بن مسعود ثقفی کی بیٹی امّ سعید سیدنا علی بن ابی طالب کی زوجہ محترمہ

تھیں، جس عروہ بن مسعود کی پوتی سیدنا حسین بن علی کی زوجہ تھیں۔ (ملاحظہ ہو: منتخب التواریخ، ص: ۱۲۳، تہران)

اہل السنّت کے علمائے انساب نے بھی اس رشتہ کو ذکر کیا ہے۔ چنانچہ مرقوم ہے:

ولد الحسین بن علی بن ابی طالب علیاً اکبر سیدنا حسین بن علی بن ابی طالب کے صاحبزادے علی اکبر

قتل بالطف مع ایہ و امہ لیلی بنت ابی مرّة بن جو اپنے باپ کے ساتھ کربلا میں شہید ہوئے۔ ان کی

عروہ بن مسعود الثقفی امہا میمونۃ بنت والدہ لیلیٰ بنت ابی مرّة بن عروہ بن مسعود ثقفی تھیں اور ان

لیلیٰ کی والدہ میمونہ بنت ابی سفیان بن حرب بن امیہ

تھیں۔ (کتاب نسب قریش، ص: ۵۷) مزید تفصیل کے

لیے تاریخ خلیفہ بن خیاط، جلد: ۱، ص: ۲۵۵۔

رشتہ پنجم:

خاندان معاویہ اور خاندان بنو ہاشم کی ایک اہم رشتہ داری جس سے بہت کم لوگ واقف ہیں یہ تھی کہ سیدنا علی

کے بھتیجے سیدنا عبداللہ بن جعفر طیار کی بیٹی امّ محمد سیدنا معاویہ کے بیٹے یزید کے نکاح (۱) میں تھی۔

(ملاحظہ ہو: جمہورۃ الانساب ابن حزم، ص: ۶۲)

چنانچہ علامہ ذہبی نے لکھا ہے:

(۱) حاشیہ: یزید بن معاویہ جہاں سیدنا عبداللہ بن جعفر طیار کے داماد تھے، وہاں سیدنا عمر بن الخطاب کے بیٹے عاصم بن عمر کے بھی داماد تھے۔

اور سیدنا عاصم کی بیٹی امّ المسکین آپ کے نکاح میں تھیں۔ یہ امّ المسکین بڑی عابدہ، زاہدہ اور پاکباز خاتون تھیں۔ اور یہ عمر ثانی سیدنا عمر بن

عبدالعزیز خلیفہ راشد کی سگی خالہ تھیں۔

ماہنامہ ”نقیب ختم نبوت“ ملتان

دین و دانش

اُمّ المسکین بنت عاصم بن عمر خالة عمر بن اُمّ مسکین بنت عاصم بن عمرؓ، عمر بن عبد العزیز کی خالہ تھیں
عبد العزیز و زوجة یزید بن معاویہ۔
اور یزید بن معاویہ کی اہلیہ۔

(میزان الاعتدال، جلد: ۵، ص: ۶۱۳، بیروت)

مزید تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو: ابن قتیبہ کی کتاب المعارف، ص: ۸۰ اور بلاذری کی کتاب الانساب والاشراف
و دیگر کتب النساب و تواریخ وغیرہم۔

جس طرح یزید بن معاویہؓ نے اُموی ہوتے ہوئے بنو ہاشم میں شادی کی تھی اسی طرح سیدنا حسینؓ بن علیؓ نے
بھی ہاشمی ہوتے ہوئے اُموی خاندان میں شادی کی۔ اسی طرح سیدنا حسینؓ کی ایک بیوی حفصہ بنت عبد الرحمن بن ابی بکرؓ
تھیں۔ (کتاب الحجر، ص: ۴۲۸)

یہ عبداللہ بن جعفر طیارؓ سیدنا حسینؓ کے حقیقی بہنوئی بھی تھے۔ کیونکہ آپ کی بڑی ہم شیر سیدہ زینب بنت علیؓ جو کہ
سیدہ فاطمہؓ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لطن سے تھیں۔ ان کے حوالہ عقد میں تھیں۔

اس لحاظ سے سیدنا حسینؓ، یزید بن معاویہؓ کی اہلیہ اُمّ محمد کے ماموں ہوتے ہیں۔ تیسرا رشتہ وہ تھا جس کا گزشتہ صفحات
میں ذکر ہو چکا ہے کہ یزید بن معاویہؓ کی سگی پھوپھی زاد بہن لیلیٰ بنت ابی مرثۃ بن عروہ بن مسعود ثقفیؓ سیدنا حسینؓ کی زوجہ محترمہ
تھیں۔ اور سیدنا حسینؓ کے بیٹے علی اکبرؓ اسی کے لطن سے تھے۔ اس نسبت سے یزید بن معاویہؓ سیدنا علی اکبرؓ کا ماموں لگتا ہے۔
سیدنا عبداللہ بن جعفر طیارؓ سے اس دامادی کے رشتہ کی وجہ سے یزید بن معاویہؓ ان پر بڑی داد و دہش کرتا تھا۔
چنانچہ سیدنا معاویہؓ ان کو دس لاکھ سالانہ دیتے تھے۔ یزید بن معاویہؓ نے ۴۰ لاکھ سالانہ دینا شروع کر دیا۔ لیکن سیدنا عبداللہ
بن جعفرؓ یہ ساری رقم اہل مدینہ میں تقسیم کر دیتے تھے۔

(ملاحظہ ہو: کتاب الانساب والاشراف للبللاذری، جزء الرابع قسم ثانی، ص: ۳، بیروشلیم۔ البدایہ والنہایہ، جلد: ۹، ص: ۳۳)

سیدنا عبداللہ بن جعفرؓ کا داماد ہونے کے حیثیت سے یزید بن معاویہؓ سیدہ زینب بنت علیؓ کا بھی داماد تھا۔ شاید یہی وجہ
ہے کہ یزید بن معاویہؓ نے دمشق میں اہل بیتؓ کی بہت خدمت کی۔ (ملاحظہ ہو: جلاء العیون، ملاباقر مجلسی، ص: ۶۲۲)

رشتہ ششم:

رشتہ داری کے اس سلسلہ میں ان دونوں خاندانوں میں ایک رشتہ یہ تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور سیدنا علیؓ
کے چچا سیدنا عباسؓ بن عبدالمطلب کی پوتی سیدہ لبابہ بنت عبید اللہ بن عباسؓ کی شادی ولید بن عتبہ بن ابی سفیان بن حرب
سے ہوئی تھی۔ چنانچہ لکھا ہے:

و تزوجت لبابة بنت عبید اللہ بن عباس بن اور لبابة بنت عبید اللہ بن عباسؓ بن عبدالمطلب کی شادی
عبدالمطلب العباس بن علی بن ابی طالب ثم سیدنا عباس بن علیؓ بن ابی طالب کے ساتھ ہوئی۔ پھر
لبابہ کی شادی ولید بن عتبہ بن ابی سفیان سے ہوئی۔
(کتاب الحجر، ص: ۴۲۱، نسب قریش، ص: ۱۳۳)

ماہنامہ ”نقیب ختم نبوت“ ملتان

دین و دانش

عمدة الطالب فی النسب آل ابی طالب، ص: ۴۳۳ پر حواشی میں اس رشتہ کو تسلیم کیا گیا ہے۔

رشتہ ہفتم:

بنو ہاشم میں سے سیدنا جعفر طیارؓ کی پوتی یعنی محمد بن جعفر طیارؓ کی صاحبزادی سیدہ رملہ کی شادی بنو اُمیہ میں ہوئی۔ پہلے ان کی شادی سلیمان بن ہشام بن عبد الملک بن مروان سے ہوئی۔ اور بعد میں سیدنا معاویہ کے بھتیجے کے بیٹے سے ان کی شادی ہوئی۔ چنانچہ علامہ ابو جعفر البغدادی نے لکھا ہے:

و تزوجت رملۃ بنت محمد بن جعفر بن ابی سیدہ رملہ بنت محمد بن جعفر بن ابی طالب کی شادی طالب سلیمان بن ہشام بن عبد الملک ثم ابا سلیمان بن ہشام بن عبد الملک بن مروان سے ہوئی۔ القاسم بن ولید بن عتبہ بن ابی سفیان۔ اس کے بعد ان کی شادی ابو القاسم بن ولید بن عتبہ بن ابی سفیان سے ہوئی۔

(کتاب المحبر، ص: ۴۴۹، لاہور)

رشتہ ہشتم:

ایک رشتہ اس سلسلہ میں یہ ہے کہ سیدنا حسینؓ کے بھائی سیدنا عباس بن علیؓ بن ابی طالب جن کو عباسؓ علمدار بھی کہتے ہیں کی پوتی سیدہ نفیسہ بنت عبد اللہ بن عباس بن علیؓ بن ابی طالب کی شادی امیر یزید کے پوتے عبد اللہ بن خالد بن یزید بن معاویہ سے ہوئی۔ اور اس سے دو صاحبزادے علی بن عبد اللہ بن خالد بن یزید اور عباس بن عبد اللہ بن خالد بن یزید پیدا ہوئے۔ (جمہرۃ انساب العرب، ص: ۱۰۳، کتاب نسب قریش، ص: ۷۹)

رشتہ نہم:

سیدنا عبد اللہ بن جعفر طیارؓ کی صاحبزادی اُمّ کلثوم جو سیدنا حسینؓ کی حقیقی بھانجی اور سیدہ زینب بنت فاطمہ الزہراءؓ کے کطن سے تھیں۔ ان کی پہلی شادی قاسم بن محمد بن جعفر طیارؓ سے ہوئی۔ ان سے ایک بیٹی پیدا ہوئی۔ جس کا نکاح سیدنا عبد اللہ بن زبیرؓ کے صاحبزادے سیدنا حمزہؓ سے ہوا۔ سیدنا حمزہؓ کے انتقال کے بعد ان کا نکاح طلحہ بن عمر بن عبد اللہ تمیمی سے ہوا۔ ان سیدہ اُمّ کلثوم کا نکاح قاسم بن محمد بن جعفر طیارؓ کے انتقال کے بعد اموی گورنر بصرہ حجاج بن یوسف ثقفی سے ہوا۔ لیکن ایک بیٹی پیدا ہونے کے بعد دونوں میں علیحدگی ہو گئی۔ ان اُمّ کلثوم کا تیسرا نکاح سیدنا عثمان بن عفان کے صاحبزادے سیدنا ابان بن عثمانؓ سے ہوا۔ سیدنا ابان بن عثمانؓ کے انتقال کے بعد سیدہ اُمّ کلثوم سیدنا علیؓ بن عبد اللہ بن عباسؓ کے حوالہ عقد میں آئیں۔ (جمہرۃ انساب العرب، ص: ۶۱، کتاب نسب قریش، ص: ۸۳، المعارف، ص: ۹۰)

